باب۔۲۹

تجارت

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ،(النساء:۲۹)]

[وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ،(الجمعہ:۱۱)]

حدیث ۱۹۲۰: ابو ہریرہؓ کا کہنا ہے کہ، تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہؓ، رسول اکرمؐ سے بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے جب کہ مہاجرین و انصار اتنی حدیثیں روایت نہیں کرتے۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ ہمارے بھائی خرید و فروخت میں مصروف رہتے ہیں، اور میں رسول اللہ کی صحبت میں رہتا ہوں۔ جب لوگ غائب ہوتے ہیں تو میں حاضر ہوتا ہوں۔ جب لوگ بھول جاتے ہیں تو میں یاد رکھتا ہوں۔ ہمارے بھائیوں کو مالی کاموں سے ہی فرصت نہیں ملتی، اور میں صفہ کے فقیروں میں سے ایک فقیر ہوں۔ پھر انھوں نے ایک حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے تعمیل کی۔ آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے چلو بنایا اوران سے میری چادر میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا اب اسے اپنے اوپر لپیٹ لو۔ اس کے بعد میں کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔ راوی: ابو سلمہ بن عبد الرحمٰنؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۹ اور حدیث ۱۲۰)۔

حدیث ۱۹۲۱، ۱۹۲۲: عبد الرحمٰن بن عوفؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ آئے تو آنحضرتؐ نے میرے اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارہ کر دیا۔ سعدؓ نے کہا کہ میں مالدار ہوں اور اپنے مال کا آدھا تمھیں دیتا ہوں، اور میری بیویوں میں سے جو تمھیں پسند آئے اس کو تمھارے حق میں چھوڑ دوں گا۔ میں نے کہا نہیں، البتہ تم مجھے ایسا بازار بتا دو جہاں (اچھی) تجارت ہوتی ہو۔ انھوں نے قینقاع کا پتا بتایا۔ میں نے وہاں گھی اور پنیر کا کاروبار کیا اور کچھ ہی عرصے میں اتنی ترقی کر لی کہ مجھ پر زردی کا اثر تھا۔ اس حال میں ایک دن رسول اکرمؐ سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے پوچھا، کیا تم نے شادی کر لی ہے؟

Siddiqui Publications

میں نے کہا، جی ہاں۔ پوچھا کس سے؟ میں نے کہا، ایک انصار عورت سے۔ آپؐ نے پوچھا مہر کتنا دیا؟ میں نے کہا، ایک گٹھلی برابر سونا۔ پھر نبی کریمؐ نے فرمایا، ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔ راویان: ابراھیم بن سعدؓ، انسؓ۔

حدیث ۱۹۲۳: عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز، قبل اسلام سے بڑے تجارتی مرکز سمجھے جاتے تھے۔ لیکن جب اسلام آیا تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں تجارت کو برا سمجھا۔ اس پر (سورۃ البقرۃ:۱۹۸ کی) آیت لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّکُمْ، نازل ہوئی اور کہا گیا کہ یہاں تجارت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۶۵۷)۔

حدیث ۱۹۲۴: ارشاد نبویؐ ہے، "حلال بھی کھلا ہوا ہے، اور حرام بھی ظاہر ہے۔ ان کے درمیان چند امور مشتبہ ہیں۔۔۔ کسی نے اُس مشتبہ چیز کو چھوڑ دیا جس سے گناہ ہونے کا خدشہ ہو تو پھر وہ اسے بھی چھوڑ دے گا، جو صاف گناہ ہے۔ اور کسی نے ایسے کام کرنے کی جرأت کی جس سے گناہ ہو جانے کا شک ہو تو پھر وہ کھلے گناہ میں مبتلا ہو جائے گا"۔۔۔ اور فرمایا گناہ، اللہ کی چراگاہیں ہیں، اور جو شخص چراگاہ کے ارد گرد چرائے گا تو قریب ہے کہ اس چراگاہ میں داخل ہو جائے۔ راوی: نعمان بن بشیرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۱)۔

حدیث ۱۹۲۵: ایک حبشی عورت آئی اور دعویٰ کیا کہ میں نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے (یعنی ہم دونوں رضاعی بھائی بہن ہیں)۔ میں نے نبی مکرمؐ کو یہ بات بتائی تو مسکرائے اور منہ پھیر لیا اور پھر فرمایا کہ "یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ یہ کہا جاتا ہے کہ تمھاری بیوی ابواہاب تمیمی کی بیٹی ہے"۔ راوی: عقبہ بن حارثؓ۔

حدیث ۱۹۲۶: ابی وقاصؓ کے بیٹے عتبہؓ نے اپنے بھائی سعدؓ کو وصیت کی کہ زمعہؓ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے اور تم اس پر قبضہ کر لینا۔ چناں چہ سعد ابی وقاصؓ نے فتح مکہ کے سال عبداللہ بن زمعہؓ کو پکڑ لیا اور اپنے بھائی کی بات بتائی۔ عبداللہ بن زمعہؓ نے کہا کہ نہیں یہ تو میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے، میرے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرا بھائی ہے۔ یہ تنازعہ آنحضرتؐ تک پہنچا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا، "بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر"۔ اور پھر فرمایا "عبداللہ بن زمعہ! یہ تمھارا بھائی ہے"۔۔۔ اس کے بعد اپنی زوجہ حضرتہ سودہؓ بنت زمعہؓ سے فرمایا کہ "اس میں عتبہ بن ابی وقاص سے کافی مشابہت ہے لہٰذا تم اس سے پردہ کرنا"۔ چناں چہ انھوں نے اللہ کی بارگاہ میں جانے تک اسے نہیں دیکھا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۹۲۷: میں نے آنحضرتؐ سے تیر کے ساتھ شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا، اس کی نوک کی طرف سے لگے تو اسے کھاؤ، اور اگر چوڑائی کی طرف سے لگے تو وہ مُردار ہے، نہ کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ کہ میں بسم اللہ کہتا ہوں اور اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں۔ مگر وہاں پہنچتا ہوں تو دوسرا کتا پاتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا، اسے مت کھاؤ کیوں کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی ہے دوسرے پر نہیں۔ راوی: شعبی عدی بن حاتمؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۴)۔

حدیث ۱۹۲۸: آنحضورؐ ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گذرے تو آپؐ نے فرمایا اگر اس کے متعلق صدقے کا شبہ نہ ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۹۲۹: ایک شخص نے نبی اکرمؐ سے شکایت کی کہ وہ نماز میں (وضوٹوٹنے کا) وسوسہ پاتا ہے تو کیا وہ نماز توڑ دے۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں جب تک آواز کو نہ سن لے یا بُو کو نہ پالے۔ روای: عبداللہ بن زید مازنیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۸، ۱۷۶)۔

حدیث ۱۹۳۰: کچھ لوگوں نے نبی کریمؐ سے عرض کیا کہ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں، اور ہم یہ نہیں جانتے کہ انھوں نے اس پر اللہ کا نام لیا ہوگا یا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس پر خود "بسم اللہ" پڑھ لیا کرو اور کھالو۔ راوی: ہشام بن عروہؓ۔

حدیث ۱۹۳۱: ہم لوگ نبی مکرمؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ملک شام سے اونٹوں کا ایک قافلہ غلہ لادے ہوئے چلا آیا۔ ہم میں سے بیشتر کی توجہ اس قافلے کی طرف ہوگئی اور آنحضرتؐ کے ساتھ صرف ۱۲ آدمی رہ گئے۔ جس پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی، وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا، [یعنی جب لوگ کھیل یا تجارت کی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں، (الجمعہ: ۱۱)]۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۱۹۳۲: ارشاد نبویؐ ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب آدمی اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ حلال یا حرام کس ذریعے سے اس نے مال حاصل کیا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۹۳۳: بیع صَرف (یعنی منی ایکسچینج) کے متعلق آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ اگر یہ تجارت ہاتھوں ہاتھ ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہے تو بہتر نہیں۔ راوی: ابوالمنہالؒ۔

حدیث ۱۹۳۴: ایک بار ابو موسیٰؓ، حضرت عمرؓ سے ملنے ان کے پاس پہنچے۔ انھوں نے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے آواز دے کر اجازت مانگی۔ حضرت عمرؓ بہت مصروف تھے لہٰذا فوری طور پر جواب نہیں دے پائے۔ جب کام سے فارغ ہوئے تو کہا، غالباً میں نے ابو موسیٰ کی آواز سنی تھی، وہ کہاں ہیں؟ بتایا گیا کہ وہ واپس جاچکے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے انھیں بلوایا

اور ان کی واپسی کی وجہ پوچھی۔ ابو موسیٰؓ نے کہا کہ ہمیں تو اسی بات کا حکم دیا جاتا تھا(یعنی ۳مرتبہ آواز دینے پر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جاؤ)۔ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ کیا تم اس بات کے لیے کوئی گواہی پیش کر سکتے ہو؟ انھوں نے ابو سعید خدریؓ کو اپنا گواہ پیش کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا "(افسوس!) تجارت میں مصروف ہو جانے کے سبب، میں رسول اکرمؐ کے اس حکم سے غافل رہا"۔ راوی: عبید بن عمیرؓ۔

حدیث ۱۹۳۵: تجارت کے لیے بحری سفر کرنے کی ضرورت پڑے تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ایک بار رسول مکرمؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ بھی کیا تھا جو دریائی سفر کو نکلا اور اس نے اپنی ضرورت پوری کی۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۹۳۶: (تجارتی قافلہ پہنچنے پر لوگوں کا نماز چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۳۱۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۱۹۳۷: جب کوئی عورت نیک نیتی سے اناج خیرات کرے تو نہ صرف اسے بلکہ اس کے شوہر کو بھی اس کا اجر ملے گا۔ اس لیے کہ اس نے خرچ کیا اور اس کے شوہر نے کمایا۔ اسی طرح ایماندار خازن کو بھی (اس کی امانت داری کے سبب) اجر ملے گا۔ اور اس اجر میں کوئی کسی سے کم نہیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۴۰)۔

حدیث ۱۹۳۸: جب کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت لیے بغیر اناج خیرات کرے گی تو اسے اپنے شوہر سے آدھا اجر ملے گا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۹۳۹: فرمان نبیؐ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو یا اس کی عمر میں درازی ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے)۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۹۴۰: رسول مکرمؐ نے ایک یہودی سے ایک مدت مقرر کر کے اناج خریدا اور (اس کے بدل میں) لوہے کی ایک زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۹۴۱: آنحضرتؐ نے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ رہن رکھوائی اور اس کے عوض جَو خریدی۔ میں نے حضورؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آلِ محمد کے پاس ایک صاع جَو یا گیہوں کسی شام نہیں رہا۔ حالاں کہ آپؐ کی ۹ بیویاں تھیں۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۱۹۴۲: جب حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ بنائے گئے تو فرمایا، "میرا پیشہ اہل و عیال کی کفالت کے لیے ناکافی تھا۔ اور اب جب کہ میں مسلمانوں کی خدمت میں مشغول ہو گیا ہوں

Siddiqui Publications

میرے گھر والے اس (بیت المال) سے کھائیں گے اور ابو بکر مسلمانوں کے کام کی نگرانی کریں گے"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۹۴۳: صحابہ کرامؓ اپنے ہاتھوں سے مزدوری کرتے تھے۔ چناں چہ ان کے بدن سے پسینے کی بو آتی تھی۔ جس پر ان سے کہا جاتا تھا کہ "کاش تم غسل کر لیتے"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۵۵)۔

حدیث ۱۹۴۴، ۱۹۴۵: ارشاد نبویؐ ہے کہ اس سے بہتر کھانا کسی نے نہیں کھایا جو اپنے ہاتھوں سے محنت کرکے کھائے۔۔۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتے تھے۔ راویان: مقدامؓ اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۹۴۶، ۱۹۴۷: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص لکڑیاں جمع کر کے اپنی پیٹھ پر گٹھا لاد کر لائے وہ کہیں بہتر ہے اس سے کہ کسی سے سوال کرے (یعنی بھیک مانگے) اور وہ دے یا نہ دے۔ راویان: ابو ہریرہؓ اور زبیرؓ بن عوام۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۸۳، ۱۳۸۴)۔

حدیث ۱۹۴۸: رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ اس شخص پر رحم کرے کہ جو بیچے تو فیاض رہے اور خریدے تو اپنے حق کا تقاضا کرے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۱۹۴۹: نبی اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ تم میں سے پہلی امت کے ایک شخص کی روح سے فرشتے ملے اور اس سے پوچھا کہ تم نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا، میں مالداروں کے ساتھ آسانی برتتا تھا اور تنگ دستوں اور محتاجوں کو معاف کر دیتا تھا۔ چناں چہ فرشتوں نے بھی اس سے درگزر سے کام لیا۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۱۹۵۰: آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیتا تھا۔ جب کسی کو تنگ دست پاتا تو اپنے نوجوانوں سے کہتا کہ اس کو معاف کر دو۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے معاف کر دیا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۱۹۵۱: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ بیچنے اور خریدنے والے کو چاہیے کہ دونوں صاف صاف اور سچ سچ بولیں، تب ہی ان دونوں کی بیع میں برکت ہو گی۔ اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو دونوں کی بیع کی برکت ختم کر دی جائے گی۔ اور اس بات پر دونوں کو اختیار ہے، حتیٰ کہ دونوں جدا نہ ہوں۔ راوی: حکیم بن حزامؓ۔

حدیث ۱۹۵۲: ہم لوگوں کے پاس مختلف قسم کی کھجوری ملی ہوئی ہوتی تھیں۔ اور ہم ۲ صاع کھجور ایک صاع (اچھی کھجور) کے عوض بیچتے تھے۔ تو رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ۲ صاع کھجور ایک صاع کھجور کے عوض نہ بیچی جائے، اور نہ ۲ در ہم ایک در ہم کے عوض بیچے جائیں۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۱۹۵۳: ابو شعیب انصاریؓ نے اپنے غلام سے ۵ آدمیوں کے لیے دعوت کا کھانا تیار کروایا۔ اس دعوت کے (خصوصی) مہمان آنحضرتؐ تھے۔ آپؐ جب تشریف لائے تو ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ وہاں پہنچنے پر حضورؐ نے اس اضافی شخص کے لیے میزبان سے اجازت مانگی، جو کہ بہ سہولت حاصل ہو گئی۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۱۹۵۴: (خریدنے اور بیچنے والے والوں کی ایک دوسرے سے جدائیگی تک ذمہ داری ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۵۱۔ راوی: حکیم بن حزامؓ۔

حدیث ۱۹۵۵: (حرام حلال کی تمیز کا مٹ جانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۳۲۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۹۵۶: جب سورۃ البقرۃ کی آخری آیت نازل ہوئی تو نبی مکرمؐ نے انھیں مسجد میں پڑھ کر سنایا اور اس کے بعد شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۹۵۷: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ رات کو خواب میں میرے پاس ۲ آدمی آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے چلے۔ وہ دونوں بھی چلے۔ ہم ایک خون کی نہر کے پاس پہنچے۔ وہاں نہر میں ایک شخص کھڑا تھا جس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے۔ جب وہ شخص نہر سے باہر آنے لگا تو باہر کھڑے شخص نے اس کو پتھر مارنا شروع کر دیا۔ چناں چہ وہ اپنی جگہ پر واپس جا کر کھڑا ہو گیا۔ جوں ہی وہ نہر سے نکلنا چاہتا باہر کھڑا شخص اسے پتھر مار کر اسے نکلنے نہیں دیتا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو اس شخص نے جواب دیا کہ نہر میں موجود آدمی سود خور ہے۔ راوی: سمرہ بن جندبؓ۔

حدیث ۱۹۵۸: میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انھوں نے ایک غلام خریدا جو پچھنے لگا تا تھا۔ پھر انھوں نے اس کے اوزار توڑ ڈالے۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہا کہ نبی کریمؐ نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت لگانے سے منع فرمایا ہے۔ داغ لگانے اور لگوانے سے اور سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا ہے۔ اور تصویر کشی کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ راوی: عون بن ابی جحیفہؓ۔

حدیث ۱۹۵۹: فرمان نبویؐ ہے کہ قسم کھانے سے مال بک تو جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔ راوی: ابن مسیبؓ۔

حدیث ۱۹۶۰: ایک شخص نے اپنا سامان بازار میں لگایا۔ پھر قسم کھا کر کہنے لگا کہ اس کی اتنی قیمت مل رہی ہے، حالاں کہ اصل میں ایسا نہیں تھا۔ ایسی ہی دھوکہ دہی پر یہ آیت اتری، إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَـٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ [یعنی وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں تو ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، (آل عمران: ۷۷)]۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابی اوفیؓ۔

حدیث ۱۹۶۱: مال غنیمت میں سے مجھ کو ایک اونٹ حصے میں ملا، اور نبی مکرمؐ نے ایک اونٹ مجھے خمس میں دیا۔ چناں چہ میں نے ارادہ کیا کہ بنی قینقاع کے ایک سنار کی مدد سے اذخر گھاس حاصل کروں اور اسے کسی سنار کے ہاتھ فروخت کر دوں۔ اور پھر اس کی قیمت سے فاطمہ بنت رسول اللہ کی رخصتی کرواؤں اور اپنی شادی کا ولیمہ کروں۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۱۹۶۲: (مکہ مکرمہ۔ شہر الحرام): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۰۵، ۱۱۳، ۱۲۶۵، ۱۴۹۲ اور ۱۷۷۱۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۹۶۳: مجھ سے عاص بن وائل نے اسلام سے قبل کے زمانے میں قرض لے رکھا تھا۔ جب میں نے اُس سے اس کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا کہ میں تمھیں یہ قرض اس وقت تک نہیں لوٹاؤں گا جب تک کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار نہ کرو۔ میں نے جواب میں کہا کہ ایسا میں بالکل بھی نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ تجھے موت دے اور پھر تجھ کو اٹھائے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑو، لیکن مجھے مال اور اولاد دی جائے تو میں تیرا قرض ادا کروں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ، [یعنی پھر تو نے دیکھا اس شخص کو جو ہماری آیات کو ماننے سے انکار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں تو اسی طرح مال واولاد سے نوازا جاتا رہوں گا، (مریم: ۷۷)]۔ راوی: خبابؓ۔

حدیث ۱۹۶۴: میں نے انس بن مالکؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے آنحضرتؐ کی دعوت کی اور میں بھی اس دعوت میں شریک تھا۔ اس درزی نے آپؐ کے سامنے روٹی اور شوربہ جس میں کدو تھا اور ساتھ ہی بھنا گوشت بھی تھا، رکھا۔ میں نے دیکھا حضورؐ اس شوربے سے چن چن کر کدو نکالتے اور نوش فرماتے۔۔۔ پھر اس دن کے بعد سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔ راوی: اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ۔

حدیث۱۹۶۵: ایک عورت، بردہ (حاشیے لگی چادر) لائی اور اسے نبی کریمؐ کی خدمت میں بہ طور تحفہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسے میں نے خود اپنے ہاتھوں سے بُنا ہے۔ حضورؐ نے اس کو لے لیا۔ اتفاقاً اس وقت آپؐ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ آنحضرتؐ اسے تہہ بند کی طرح پہن کر ہمارے پاس آئے تو ایک شخص نے کہا، یارسول اللہ یہ چادر آپ مجھے عنایت فرما دیجے۔ آپؐ نے فرمایا، اچھا۔ اور پھر اندر گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر واپس لے آئے اور اس شخص کو دے دیا۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ یہ تُونے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ اس نے کہا، بخدا میں نے یہ چادر اپنے کفن کے لیے مانگا۔۔۔ اور پھر واقعی وہ چادر اس شخص کا کفن ہی بنی۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۰۱)۔

حدیث۱۹۶۶: سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ایک عورت کو پیغام بھجوایا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام کو حکم دے کہ وہ میرے لیے لکڑی کا ایک ایسا منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے خطاب کرسکوں۔ چناں چہ اس عورت نے اس بڑھئی سے غابہ لکڑی کا منبر بنوایا اور حضورؐ کی خدمت میں روانہ کیا۔ وہ منبر مسجد میں رکھا گیا اور آپؐ نے اسے استعمال بھی کیا۔ راوی: ابو حازمؒ۔ (دیکھیں حدیث ۸۶۹)۔

حدیث۱۹۶۷: جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک انصار عورت نے اپنے بڑھئی سے رسول معظمؐ کے خطاب کے لیے ایک منبر تیار کروایا اور حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے اسے قبول فرمایا اور مسجد میں رکھوا دیا۔ جب اس پر بیٹھ کر آنحضرتؐ نے خطاب فرمایا تو کھجور کا وہ تنا جس سے ٹیک لگا کر آپؐ خطاب فرمایا کرتے تھے چیخ چیخ کر رونے لگا۔ آپؐ اس کا رونا سن کر اس کے پاس گئے اور اسے سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد اس کی سسکیاں آہستہ آہستہ تھم گئیں۔۔۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ لکڑی اس بنا پر روئی کہ اس کے پاس جو ذکر ہوتا تھا وہ اس کو سنتی تھی۔ راوی: عبدالواحد بن ایمنؒ (اپنے والد سے)۔ (دیکھیں حدیث ۸۷۰)۔

حدیث۱۹۶۸: نبی کریمؐ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے ہاتھ رہن رکھ کر اس سے اس کے بدل میں اناج خریدا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۴۰ اور حدیث ۱۹۴۱)۔

حدیث۱۹۶۹: میں آنحضرتؐ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھا۔ میرے اونٹ نے دیر کی۔ حضورؐ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے کہا، میرا اونٹ تھک گیا ہے۔ آپؐ نے اسے ڈنڈا مارا، اور وہ ٹھیک طرح سے چل پڑا۔ میں نبی کریمؐ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا کہ آپؐ نے پوچھا کیا تونے نکاح کیا ہے۔۔؟ میں نے کہا، جی ہاں، ایک

ثیبہ (شادی شدہ) عورت سے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ باکرہ (کنواری) سے کیوں نہیں کیا؟ میں نے بتایا کہ دراصل میری چند بہنیں ہیں اور میں چاہتا تھا کہ کوئی سمجھدار عورت ان کی ٹھیک طرح سے دیکھ بھال کرے۔ پھر آپؐ نے پوچھا کہ کیا تو مجھے اپنا اونٹ بیچے گا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ چناں چہ آپؐ نے ایک اوقیہ چاندی کے عوض اسے خرید لیا۔ کچھ دیر بعد ہم منزل پر پہنچے تو حضورؐ نے بلالؓ کو حکم فرمایا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی ادا کر دیں اور مجھے حکم دیا کہ اپنا اونٹ چھوڑ دوں۔ لیکن پھر کچھ ہی دیر میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ "جابر! تم اپنا اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی رکھ لو"۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۱۹۷۰: (عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز کے بازاروں میں تجارت): یہ مکرر حدیث ہے، دیکھیں حدیث ۱۶۵۷ اور حدیث ۱۹۲۳۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۱۹۷۱: ابن عمرؓ نے ایک ایسا اونٹ خریدا جس کو استسقاء (یعنی شدید پیاس) کی بیماری تھی۔ جب اس کے اصلی مالک کو معلوم ہوا تو وہ ان کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ میرے لڑکے نے آپ کو نہیں بتایا کہ یہ اونٹ بیمار ہے لہٰذا آپ اسے واپس کر دیں۔ وہ اسے لوٹانے لگے لیکن پھر انھیں آنحضرتؐ کا یہ قول یاد آگیا کہ "عدوی (یعنی چھوت) کوئی چیز نہیں"۔ چناں چہ انھوں نے کہا اسے میرے پاس ہی رہنے دو۔ راوی: عمروؓ۔

حدیث ۱۹۷۲: ہم حنین میں آنحضرتؐ کے ساتھ شریک تھے۔ حضورؐ نے مال غنیمت سے مجھ کو ایک زرہ عطا کی۔ جسے میں نے بیچ کر بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا انعام تھا جو مجھے اسلام نے دیا۔ راوی: قتادہؓ۔

حدیث ۱۹۷۳: ارشاد نبیؐ ہے کہ "اچھے" اور "بُرے ساتھی" کی مثال، "مشک کی دکان" اور "لوہار کی بھٹی" جیسی ہے۔ مشک والے کے پاس جاؤ گے تو بغیر فائدے کے واپس نہ آؤ گے۔ یا تو اسے خریدو گے یا خوشبو ہی پالو گے۔ اور لوہار کی بھٹی پر جاؤ گے تو تمھارے جسم یا کپڑوں کو آگ کی چنگاری لگے گی، یا پھر تم اس کی بدبو ہی پاؤ گے۔ راوی: ابوبردہ بن ابی موسیٰ۔

حدیث ۱۹۷۴: ابو طیبہ نے آنحضورؐ کے پچھنے لگائے (جسم سے خون نکالا) تو آپؐ نے اس کو ایک صاع کھجور دینے کا حکم دیا اور اس کے مالک کو حکم دیا کہ اس کے خراج (ٹیکس) میں کمی کر دیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۹۷۵: آنحضرتؐ نے پچھنے لگوائے اور جس نے لگائے اس کو مزدوری دی۔ اگر یہ ناجائز ہوتا تو نہ پچھنے لگوانے کا کام ہوتا نہ مزدوری دی جاتی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۹۷۶: نبی کریمؐ نے حضرت عمرؓ کو ایک ریشمی جوڑا بھیجا۔ لیکن آپؐ نے جب اس جوڑے کو اُنھیں پہنے دیکھا تو فرمایا، " میں نے تمھیں اسے پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا۔ اس کو وہی شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے صرف اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے بیچو اور فائدہ اٹھاؤ"۔ راوی: سالم بن عبداللہؓ۔

حدیث ۱۹۷۷: میں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب آنحضورؐ نے اسے دیکھا تو دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے۔ میں نے آپؐ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو عرض کیا، "میں اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں توبہ کرتی ہوں۔ میں نے کیا قصور کیا ہے"؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، اس تکیہ پر تصویروں کے بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو۔ اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۹۷۸: نبی مکرمؐ نے (مدینہ پہنچ کر مسجد کی تعمیر کے لیے) بنی نجار سے فرمایا کہ تم اپنے باغ کی قیمت مجھے بتاؤ۔۔۔ وہ باغ کچھ غیر آباد تھا اور کچھ میں کھجور تھے۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۴)۔

حدیث ۱۹۷۹ تا ۱۹۸۶: حضورؐ نے فرمایا کہ بائع (بیچنے والے) اور مشتری (خریدنے والے) کے درمیان اس وقت تک یہ اختیار ہے کہ (اپنے سودے کو جاری رکھیں) جب تک کہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔۔۔ اگر دونوں ہی دھوکے سے بچیں اور صاف صاف سودا کریں تو دونوں کی بیع میں برکت ہو گی۔ راویان: ابن عمرؓ، حکیم بن حزامؓ، عبداللہ بن دینارؒ۔

حدیث ۱۹۸۷: (اس حدیث میں پہلی خبر یہ ہے کہ: ہم رسول اللہ کے ہمراہ ایک سفر پر تھے۔ میں حضرت عمرؓ کے اونٹ پر سوار تھا۔ اونٹ بار بار تیز ہو جاتا اور ہم جماعت سے آگے ہو جاتے اور حضرت عمرؓ اسے روکتے۔ حضورؐ نے یہ منظر دیکھا تو فرمایا، تم اپنا یہ اونٹ مجھے بیچ دو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا، جی یہ آپؐ ہی کا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں اسے میرے ہاتھ بیچ دو۔ چناں چہ حکم کی تعمیل کی گئی۔ اس بیع کے طے ہوتے ہی حضورؐ نے مجھ سے کہا، "اے ابن عمر! اب یہ اونٹ تمھارا ہے، جو چاہو کرو"۔ (اور دوسری خبر یہ کہ): میں نے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ اپنی مدینہ کی زمین ان کی اس زمین کے عوض بیچی جو خیبر میں تھی۔ جوں ہی ہمارا سودا طے ہوا میں فوری ان کے گھر سے نکل گیا کہ کہیں وہ اس بیع کو فسخ نہ کر دیں۔۔۔ بعد میں، میں نے خیال کیا کہ حضرت عثمانؓ خسارے میں رہے۔ کیوں کہ میں نے ان کو ثمود کی طرف تین دن کی مسافت پر دھکیل دیا، جب کہ انھوں نے مجھے اپنی زمین سے تین دن کی مسافت پر مدینہ کی طرف بھیج دیا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۱۹۸۸: ارشاد نبویؐ ہے کہ جب تم خریداری کرو تو "لَاخِلَابة" (یعنی مجھے دھوکا نہ دو) کہہ دیا کرو۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۱۹۸۹: حضورؐ نے فرمایا کہ کعبہ پر ایک لشکر حملہ کرے گا۔ جب وہ بیدا کے کھلے میدان میں پہنچیں گے تو اول سے آخر تک سب زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا ان میں وہ لوگ بھی تو ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا" وہ سب دھنسا دیے جائیں گے، پھر ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۱۹۹۰: فرمان نبیؐ ہے کہ جماعت کی نماز، بازار اور گھروں کی نسبت ۲۰ گنا فضیلت رکھتی ہے۔ اس لیے کہ کسی نے وضو کیا، پھر وہ نماز کے ارادے سے مسجد کی طرف چلا تو اس کا ہر قدم گناہ مٹاتا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ ایک درجہ بلند کرتا جاتا ہے۔ فرشتے، جب تک کہ اس کا وضو ٹوٹ نہ جائے، دعا کرتے جاتے ہیں کہ اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۶۱ اور حدیث ۶۱۵ تا ۶۱۸)۔

حدیث۱۹۹۱، ۱۹۹۲: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے گذر رہے تھے کہ کسی نے آواز دی "یا ابوالقاسم"۔ حضورؐ اس آواز کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس نے کہا میں نے تو اُس (دوسرے) شخص کو پکارا تھا۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ "تم میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۱۹۹۳: آنحضرتؐ، حضرتہ فاطمہؓ کے گھر پہنچ کر صحن میں بیٹھ گئے اور اپنے نواسے حسنؓ کو آواز دی۔ حضرتہ فاطمہؓ غالباً انھیں نہلا رہی تھیں یا ان کے کپڑے تبدیل کر رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد حسنؓ دوڑے ہوئے آئے۔ رسول مکرمؐ نے انھیں بوسہ دیا، گلے لگایا اور دعا فرمائی "اے اللہ! اِس سے محبت کر، اور اُس سے بھی جو اِس سے محبت کرے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۹۹۴: آنحضورؐ نے سواریوں سے غلہ (یامال) خریدنے کے بعد وہیں پر بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسے وہاں پر بیچو جہاں غلہ بکتا ہے (یعنی بازار میں)۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ غلہ (یامال) کا جب تک تم کو باقاعدہ قبضہ نہ مل جائے اسے نہ بیچو۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۱۹۹۵: میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہا کہ رسول اللہ کا وہ حال بیان کریں جو کہ تورات میں بیان کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا، تورات میں آپؐ کی بعض صفتیں وہی بیان کی گئی ہیں جیسی کہ قرآن میں ہیں۔ جیسے، "اے نبی! ہم نے تم کو گواہ بنا کر، خوشخبری

Siddiqui Publications

سنانے والا اور ڈرانے والا اور ان پڑھ لوگوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے ---تم میرے بندے اور رسول ہو--- نہ تم بدخواہ ہو، نہ سنگ دل اور نہ بازار میں شور مچانے والے ہو--- تم برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف کر دیتے ہو--- اللہ ان ٹیڑھے مذہب والوں کو نہیں بخشتا جب تک کہ اس (نبیؐ) کے ذریعہ سیدھا نہ کر دے اور جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ دیں"۔ راوی: عطا بن یسارؓ۔

حدیث۱۹۹۶: فرمان نبیؐ ہے کہ جب تک خریدے ہوئے غلہ (یامال) کا قبضہ نہیں مل جاتا اسے فروخت نہ کرو۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۹۴)۔

حدیث۱۹۹۷: عبد اللہ بن عمرو حزامؓ کی جب وفات ہوئی تو وہ مقروض تھے۔ میں یہ قرض ادا کرنا چاہتا تھا، لیکن یہ بھی چاہتا تھا کہ قرض خواہ کچھ قرض کم کر دیں۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں مدد کے لیے پہنچا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا، "جا اپنی کھجوروں کی قسم کے اعتبار سے چھانٹ کر، اس کے بعد مجھ کو بلا"۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب آپؐ تشریف لائے تو میری کھجوروں کے اوپر اور درمیان بیٹھ گئے، پھر فرمایا کہ ناپ کر ان لوگوں کو دیدے۔ چناں چہ میں نے ناپنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ سب کا قرض ادا ہو جانے کے بعد بھی میرے پاس کھجوریں باقی تھیں۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث۱۹۹۸: ارشاد نبویؐ ہے کہ تم اپنا غلہ ناپ لیا کرو، اسی میں برکت ہے۔ راوی: مقدام بن معدی کربؓ۔

حدیث۱۹۹۹، ۲۰۰۰: آپؐ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراھیمؑ نے مکہ کو حرام (حرمت والا) قرار دیا اور اس کے لیے دعا کی۔ میں نے مدینہ کو حرام قرار دیا، اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد (یعنی یہاں کے پیمانوں) کے لیے دعا کی ہے۔ راوی: عبد اللہ بن زیدؓ۔

حدیث۲۰۰۱: نبی کریمؐ کے زمانے میں جو لوگ غلہ، اندازے سے خریدتے تھے انھیں سزا دی جاتی تھی تاکہ وہ اس کو اپنے ٹھکانوں پر بیچیں۔ راوی: سالمؓ۔

حدیث۲۰۰۲، ۲۰۰۳: رسول اکرمؐ نے اس سے منع کیا ہے کہ غلہ خرید کر اس کا قبضہ لینے سے پہلے بیچ دیں۔ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا، ایسا کیوں؟ انھوں نے کہا، یہ تو درہموں کا درہموں کے عوض بیچنا ہے۔ راوی: طاؤسؒ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۹۴، ۱۹۹۶)۔

حدیث۲۰۰۴: میں نے حضرت عمرؓ سے سنا کہ ارشاد نبیؐ ہے "سونے کے عوض سونا، کھجور کے عوض کھجور اور جَو کے عوض جَو بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ نقد ہو۔ راوی: مالک بن اوسؓ۔

حدیث۲۰۰۵: ابن عباسؓ کہتے کہ حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جب تک تم کو غلہ کا قبضہ نہ مل جائے اسے نہ بیچو۔ اور میں تمام چیزوں کو اسی طرح سمجھتا ہوں۔ راوی: طاؤسؒ۔

حدیث۲۰۰۶: (غلہ کا قبضہ لیے بغیر بیچنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۹۴، ۱۹۹۶۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۲۰۰۷: (غلہ اندازے پر خریدنے پر سزا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۰۱۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۲۰۰۸: جب نبی مکرمؐ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپؐ اچانک ہمارے گھر تشریف لائے۔ ہمیں احساس ہو چلا تھا کہ اس وقت کوئی نئی بات پیش آئی ہے۔ جب حضورؐ کے پاس حضرت ابو بکرؓ آئے تو فرمایا، جو لوگ تمھارے پاس ہیں انھیں ہٹا دو۔ عرض کیا یارسول اللہ! یہ میری دونوں بیٹیاں عائشہ اور اسماء ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت (مدینہ) کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض کیا، کیا میں بھی ساتھ رہوں گا؟ فرمایا ہاں! تم بھی ساتھ رہو گے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے بتایا کہ میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں، ان میں سے ایک آپؐ کے لیے ہے اور ایک میرے کام آئے گی۔ حضورؐ نے فرمایا، ٹھیک ہے! اس (اونٹنی) کو میں نے قیمت کے عوض لے لیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۲۰۰۹، ۲۰۱۰: ارشاد نبویؐ ہے کہ شہری کسی دیہاتی کے مال کو نہ بیچے۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے (یعنی اپنے بیچے ہوئے مال کو اسی خریدار سے نہ خریدے)۔۔۔ اسی طرح اپنے بھائی کے پیام نکاح پر پیام نہ بھیجے۔۔۔ اور کوئی عورت اپنی بہن کو اس لیے طلاق نہ دلوائے کہ اس کی جگہ خود حاصل کرے۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث۲۰۱۱: ایک شخص نے اپنا غلام اس طور پر آزاد کیا کہ میرے مرنے پر وہ آزاد ہے۔ لیکن وہ شخص مفلس ہو گیا۔ نبی کریمؐ نے اس کے غلام کو لیا اور اعلان فرمایا کہ اس کو کون مجھ سے خریدتا ہے۔ نعیم بن عبداللہؓ نے اسے خرید لیا۔ اور آپؐ نے اس کی قیمت اس شخص کو ادا کر دی۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث۲۰۱۲: آنحضرتؐ نے نجش (بولی کا سودی کاروبار) کرنے سے منع فرمایا ہے۔ راوی: حضرت عمرؓ۔

حدیث۲۰۱۳: رسول اکرمؐ نے "حبل الحبلہ" کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ یہ ایک بیع تھی جو قبل اسلام رائج تھی۔ اس میں ایک شخص اونٹنی اس شرط پر خریدتا تھا کہ اس کی قیمت اس وقت دے گا جب وہ اونٹنی بچہ جنے اور پھر اس بچہ کا بچہ پیدا ہو گا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۰۱۴ تا ۲۰۱۷: آنحضورؐ نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے منع فرمایا ہے۔اور آپؐ نے دو قسم کے لباس صماء اور احتبا کی بھی ممانعت فرمائی ہے۔راویان: ابو سعید خدریؓ، ابو ہریرہؓ۔(دیکھیں حدیث ۳۵۹)۔

حدیث ۲۰۱۸: ارشاد نبویؐ ہے کہ اونٹنی اور بکری کے تھن میں دودھ نہ روکو۔اور جس شخص نے اس کو اس کے بعد خریدا تو اسے دوھنے کے بعد اختیار ہے کہ اسے رکھے یا وہ ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۰۱۹: کسی نے ایسی بکری خریدی جس کا دودھ روکا گیا ہو تو اسے اختیار ہے کہ ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔۔۔اور نبی کریمؐ نے تاجروں کی پیشوائی کرنے سے منع فرمایا ہے۔(یعنی مال تجارت کی آمد کی خبر سن کر آبادی سے باہر ہی اسے کم قیمت پر خریدنے کی کوشش نہ کریں)۔راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۲۰۲۰: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ۱۔قافلے والوں سے آگے جا کر نہ ملو (اور سستے داموں مال نہ خریدو)،۲۔بیع پر بیع نہ کرو،۳۔نجش نہ کرو،۴۔کوئی شہری دیہاتی کے ہاتھ مال نہ بیچے،۵۔بکریوں کے تھن میں دودھ نہ روکے رکھو،اور جو شخص اسے خریدے تو دوھنے کے بعد اُسے اختیار ہے کہ اس بکری کو رکھے یا پھر ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۰۲۱: (بکری کے تھن میں دودھ روکنا): یہ مکرر حدیث ہے۔دیکھیں حدیث ۲۰۱۸،۲۰۱۹۔راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۰۲۲،۲۰۲۳: حضورؐ نے فرمایا، لونڈی اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو لیکن ملامت نہ کرو۔اگر پھر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو مگر ملامت نہ کرو۔پھر اگر وہ تیسری بار بھی ایسا ہی کرے تو اسے بیچ ڈالو، چاہے ایک رسی کے عوض ہی سہی۔راویان: ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ۔

حدیث ۲۰۲۴،۲۰۲۵: (ولا کا حق اسی کا جو غلام آزاد کرے): یہ مکرر احادیث ہیں۔دیکھیں حدیث ۴۴۰ اور حدیث ۱۴۰۴۔راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۰۲۶: میں نے رسول معظمؐ سے لا الہ الا اللہ وانّ محمداً رسول اللہ کی گواہی، نماز قائم رکھنے، زکاۃ دینے، سننے اور اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔راوی: جریرؓ۔

حدیث ۲۰۲۷،۲۰۲۸: ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ قافلے والوں سے آگے جا کر نہ ملو اور شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے، اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا، دلالی نہ کرے۔راویان: طاوسؒ، عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۰۲۹: ارشاد نبیؐ ہے کہ کوئی اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے، نجش نہ کرے اور نہ شہری کے لیے فروخت کرے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۰۹ تا ۲۰۱۲ اور ۲۰۲۰)۔

حدیث ۲۰۳۰ تا ۲۰۳۲: (قافلے سے آگے جاکر نہ ملے اور نہ ہی شہری دیہاتی کی دلالی کرے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۰۰۹ تا ۲۰۱۰، ۲۰۱۲، ۲۰۲۷ تا ۲۰۲۹۔ راویان: انس بن مالکؓ، ابوہریرہؓ، طاؤسؒ۔

حدیث ۲۰۳۳: (بکری کے تھن میں دودھ روکنا اور قافلے والوں سے نہ ملنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں ۲۰۱۸، ۲۰۱۹ اور حدیث ۲۰۲۰ اور حدیث ۲۰۲۷، ۲۰۲۸۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۲۰۳۴ تا ۲۰۳۶: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ بیع پر بیع نہ کرو۔ جو سامان باہر سے آرہا ہو وہ جب تک بازار میں نہ آجائے اس سے آگے بڑھ کر نہ ملو۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۱۰، ۲۰۲۰ اور ۲۰۲۷، ۲۰۲۸)۔

حدیث ۲۰۳۷، ۲۰۳۸: (ولا کا حق اسی کا جو غلام آزاد کرے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۴۰ اور حدیث ۱۴۰۴۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۰۳۹: ارشاد نبویؐ ہے کہ گیہوں کے عوض گیہوں بیچنا سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔ جَو کے عوض جَو کا بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ کھجور کے عوض کھجور بیچنا سود ہے، مگر یہ کہ نقد ہو۔ راوی: حضرت عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۰۴)۔

حدیث ۲۰۴۰، ۲۰۴۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کوئی شخص تر کھجور خشک کھجور کے عوض، یا انگور (تر) کشمش (خشک) کے عوض ناپ کر بیچے۔ (حدیث ۲۰۴۱ میں ہے کہ): زید بن ثابتؓ نے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے عرایا کی اجازت دی ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (عرایا یہ ہے کہ جب درخت پر پھل پک چکے تب اس کی مقدار کا اندازہ کریں اور بیچیں)۔

حدیث ۲۰۴۲: مجھے ۱۰۰ دینار بھنانے کی ضرورت ہوئی۔ میں طلحہ بن عبید اللہؓ کے پاس گیا۔ میرا ان سے (منی ایکسچینج) کا معاملہ طے ہو گیا۔ پھر انھوں نے مجھ سے دینار لے لیے۔ لیکن کہا کہ میرا خزانچی غابہ (جنگل) گیا ہوا ہے آئے گا تو تمھیں اس کا خوردہ ادا کردوں گا۔ حضرت عمرؓ یہ بات سن رہے تھے، تو فرمایا، "تمھیں خدا کی قسم جب تک اپنی خوردہ رقم نہ لے لو طلحہ سے جدا نہ ہونا"۔ کیوں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ سونے کے عوض سونا بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد (اور برابر) ہو۔ راوی: مالک بن اوسؓ۔

حدیث ۲۰۴۳ تا ۲۰۴۵: ارشاد نبیؐ ہے کہ سونے کے عوض سونا یا چاندی کے عوض چاندی بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد اور برابر ہو۔۔۔ البتہ سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونے کا کاروبار بالکل جائز ہے، جیسے چاہے بیچو۔ راویان: ابوبکرہؓ، عبید اللہ بن سعدؓ، ابوسعید خدریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۰۴۶: آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ صرافے کا کاروبار یعنی دینار کے عوض درہم بیچنا سود نہیں، مگر ادھار نہ ہو۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۲۰۴۷: حضورؐ نے چاندی کے عوض سونا ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابومنہالؒ۔

حدیث ۲۰۴۸: (سونے اور چاندی کا کاروبار): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۴۳ تا ۲۰۴۵۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ۔

حدیث ۲۰۴۹ تا ۲۰۵۳: (مزابنہ، محاقلہ اور عرایا) : یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۰۴۰، ۲۰۴۱۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ، ابوسعید خدریؓ، ابن عباسؓ، اور زید بن ثابتؓ۔

حدیث ۲۰۵۴: آنحضرتؐ نے (کھجور کے) اُن پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے جن کی پختگی ظاہر نہ ہوئی ہو۔ اور (جب پختگی ظاہر ہو جائے تو) انھیں دینار و درہم کے عوض بیچا جائے۔ اس کے علاوہ عرایا کی بھی اجازت ہے۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۲۰۵۵: نبی اکرمؐ نے ۵ وسق (یعنی ۶۰ صاع) یا اس سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۰۵۶: (کھجوروں کے پھل کا پکنا اور عرایا): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں ۲۰۵۴۔ راوی: سہل بن ابی حثمہؓ۔

حدیث ۲۰۵۷: (عرایا کی اجازت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۴۰، ۲۰۴۱۔ راوی: زید بن ثابتؓ۔

حدیث ۲۰۵۸ تا ۲۰۶۲: ایسے (کھجور کے) پھل جو ابھی پوری طرح پکے نہ ہوں، ان کی زردی و سرخی نمایاں نہ ہو جائے اور وہ کھانے کے لائق نہ ہو جائیں، ان کی خرید و فروخت سے آنحضرتؐ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سوکھی کھجور کے عوض درخت پر لگی کھجور کو نہ بیچو۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ، انس بن مالکؓ اور جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۰۶۳: آنحضرتؐ نے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ رہن رکھوا کر اس سے ایک مدت کے وعدے پر غلہ خریدا۔ راوی: اعمشؒ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۴۰، ۱۹۴۱ اور حدیث ۱۹۶۸)۔

حدیث ۲۰۶۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل (گورنر) مقرر کیا۔ وہ آپؐ کے پاس عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا۔ حضورؐ نے پوچھا، کیا خیبر میں تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ اس نے کہا، نہیں ہم ۲ صاع اپنی کھجوریں دے کر ایک صاع یہ اچھی کھجوریں لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ایسا نہ کیا کرو۔ بلکہ اپنی تمام کھجوروں کو درہموں کے عوض بیچو اور ان درہموں سے یہ اچھی کھجوریں خرید لو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۰۶۵: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بائع یعنی بیچنے والے کا ہے، مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط کرے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

Sipahi Publications

حدیث ۲۰۶۶: (مزابنہ ممنوع ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۴۰، ۲۰۴۱۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۰۶۷: (درخت کی پیوندکاری): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۶۵۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۰۶۸: رسول کریمؐ نے ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ، محاقلہ سب کو ممنوع قرار دیا ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۵۹، اور ۲۰۱۴ تا ۲۰۱۷، اور حدیث ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، اور ۲۰۴۹ تا ۲۰۵۳)۔

حدیث ۲۰۶۹: حضورؐ نے خشک کھجور کے عوض درخت پر لگی کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۰۷۰: ارشاد نبویؐ ہے کہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جو "مرد مومن" کی طرح ہے۔ اور وہ ہے "کھجور کا درخت"۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۱ اور حدیث ۷۳)۔

حدیث ۲۰۷۱: (پچھنے لگانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۷۴ اور ۱۹۷۵۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۰۷۲: معاویہ کی ماں نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ (میرا شوہر) ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہے، کیا یہ میرے لیے جائز ہے کہ اس کے مال میں سے چپکے سے لے لوں؟ حضورؐ نے فرمایا، "تُو قاعدے کے مطابق اتنا لے لے کہ جو تجھ کو اور تیرے بیٹوں کے لیے کافی ہو جائے"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۰۷۳: جو شخص مالدار ہو وہ (یتیم کا مال کھانے سے) بچے۔ اور جو شخص فقیر ہو تو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ یتیم کے سرپرست کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ہے، وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ، [یعنی جو (سرپرست) مالدار ہو تو (وہ یتیم کا) مال لینے کا ارادہ نہ کرے اور جو (منتظم خود) محتاج ہو تو اسے چاہیے کہ کھائے لیکن دستور کے مطابق (صرف ضرورت بھر کا)، (النساء:۶)]۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۰۷۴، ۲۰۷۵: رسول اکرمؐ نے شفعہ (یعنی حق) کا ہر اس زمین (یا مال) میں حکم دیا ہے جو مشترکہ ہو، تقسیم شدہ نہ ہو۔ لیکن اگر جائیداد میں حد بندی اور راستے متعین ہو چکے ہوں تو پھر کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۲۰۷۶: (رسول مکرمؐ نے واسطے سے دعا مانگنے کے تعلق سے ایک حکایت بیان فرمائی جس کا حاصل یہ ہے): آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ۳ آدمی جا رہے تھے کہ تیز بارش ہونے لگی۔ وہ تینوں (بارش سے بچنے کے لیے) ایک غار میں داخل ہو گئے۔ کچھ دیر بعد ایک چٹان اوپر سے ایسے گری کہ غار کا منہ بند ہو گیا۔ انھوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اپنے کسی ایسے عمل، جو کہ خالصتاً اللہ کی خوشنودی کے لیے کیے گئے ہوں، ان کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کرو۔ ایک نے اپنے بوڑھے ماں باپ کی خدمت کا واسطہ دے کر دعا کی، تو پتھر ایک تہائی ہٹ گیا۔

Siddiqui Publications

دوسرے نے اپنے چچازاد سے بہت محبت کرنے کے باجود اسے مہر نہ دے سکنے کی بنا پر اس سے دور رہنے کا واسطہ دیا اور دعا کی، تو پتھر دو تہائی ہٹ گیا۔ تیسرے آدمی نے ایک شخص سے کچھ کام لیا تھا جس کی اجرت "جوار" مقرر ہوئی تھی لیکن وہ یہ اجرت لیے بغیر وہاں سے چلا گیا تھا۔ لیکن اس تیسرے آدمی نے اس جوار کو بو دیا۔ اس کے اگنے پر اسے بیچ کر اس نے کچھ چیزیں جمع کیں یہاں تک کہ گائے، بیل اور چرواہا بھی خرید لیا۔ پھر اچانک وہ شخص پہنچا اور اس نے اپنی اجرت مانگی تو اُس آدمی نے جوار کی مدد سے حاصل شدہ تمام چیزیں اسے دے دیں۔ اپنے اس کام کا واسطہ دے کر اس تیسرے شخص نے بھی دعا کی۔ غار کا منہ پورے طور سے کھل گیا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۰۷۷: آنحضرتؐ نے ایک مشرک چرواہے سے ایک بکری خریدی۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ۔

حدیث ۲۰۷۸: نبی کریمؐ نے حضرت ابراھیمؑ اور حضرتہ سارہ کی ہجرت کا ایک واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ دونوں ایک ایسے ملک پہنچے جہاں کا حکمران بہت ظالم تھا۔ اسے پتا چلا کہ ابراھیمؑ کے ساتھ ایک نہایت خوبصورت خاتون ہیں تو اس حکمران نے انھیں بلایا اور ابراھیمؑ سے پوچھا کہ تمھارے ساتھ یہ عورت کون ہے؟ انھوں نے کہا یہ میری (دینی) بہن ہیں۔ اور حضرتہ سارہ سے بھی جا کر یہ بات بتادی کہ انھوں نے مصلحتاً اس طرح کہا ہے۔ (اس طرح کے مصلحت پر مبنی بیان کو توریہ کہتے ہیں۔ اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ اسے جھوٹ کہا جاسکتا ہے۔۔ مؤلف)۔ حضرتہ سارہ اس ظالم کے سامنے پیش ہوئیں تو آپ نے اس کے سامنے وضو کر کے نماز پڑھی اور پھر اس ظالم سے حفاظت کے لیے دعا کی۔ (ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؒ کا کہنا ہے حضرتہ سارہ نے وضو، نماز اور دعا کا یہ عمل ۳ بار دہرایا)۔ تیسری بار میں وہ ظالم حکمران یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ یہ عورت تو ایک شیطان ہے، اور انھیں ابراھیمؑ کے پاس واپس بھجوا دیا۔ اور ساتھ میں ایک لڑکی ہاجرہ بھی بہ طور خادمہ کے روانہ کی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۰۷۹: (ابی وقاصؓ کے بیٹے عتبہؓ کی اپنے بھائی سعدؓ کو وصیت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۲۶۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۰۸۰: عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے صہیبؓ سے کہا کہ "اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرو"۔ صہیبؓ نے کہا کہ کوئی مجھے بڑی دولت بھی دے تو میں ایسا نہ کہوں گا۔۔۔ البتہ یہ میں ضرور بتاؤں گا کہ مجھے بچپن میں اغوا کر لیا گیا تھا، اسی لیے میری زبان رومی ہو گئی ہے۔ راوی: سعد بن ابراھیمؒ۔

حدیث ۲۰۸۱: میں نبی کریمؐ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ کیا قبل اسلام کی نیکیوں کا مجھے کوئی صلہ ملے گا؟ حضورؐ نے فرمایا، تم مسلمان ہی ان ہی نیکیوں کے سبب ہوئے ہو۔ راوی: حکیم بن حزامؓ۔

حدیث ۲۰۸۲: ارشاد نبیؐ ہے کہ مردار بکری کھانا حرام ہے لیکن اس کی کھال کا استعمال کرنا چاہیے۔ راوی: عبد اللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۲۰۸۳: رسول معظمؐ کا فرمانا ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریمؑ (عیسیٰ علیہ السلام) اتریں گے۔ وہ منصف حاکم ہوں گے۔ صلیب توڑ دیں گے۔ سور کو مار ڈالیں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے۔۔۔ اُس وقت مال کی اس قدر کثرت ہو گی کہ مکہ میں کوئی اس کا لینے والا نہ ہو گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۰۸۴، ۲۰۸۵: حضرت عمرؓ کے زمانے میں انھیں معلوم ہوا کہ کسی شخص نے شراب بیچی ہے۔ تو آپ نے اسے بد دعا دیتے ہوئے کہا کہ اسے معلوم نہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ یہود کو تباہ کرے، ان پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن انھوں نے اسے پگھلا کر اسے فروخت کیا۔ راویان: ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۰۸۶: ابن عباسؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں تصویریں بناتا ہوں اور یہ میرا ذریعہ معاش ہے۔ اس پر انھوں نے اس سے کہا کہ دیکھو! میں تو صرف وہی بات کہوں گا جو رسول کریمؐ نے فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ "جس کسی نے تصویر بنائی تو اللہ اس کا اسے عذاب دیتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اس میں جان نہ ڈال سکے گا"۔۔۔ اگر تو تصویریں بنانا ہی چاہتا ہے تو ان درختوں کی بنا جن میں (بہ ظاہر) جان نہیں ہوتی۔ راوی: سعید بن ابی الحسنؒ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۷۷)۔

حدیث ۲۰۸۷: (شراب کی تجارت حرام): یہ مکرر حدیث ہے، دیکھیں حدیث ۱۹۵۶۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۰۸۸: ارشاد نبیؐ ہے کہ میں قیامت کے دن ۳ آدمیوں کا دشمن ہوں گا، (۱) وہ جو میرا نام لے کر عہد کرے اور پھر توڑ دے، (۲) وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی، (۳) وہ شخص جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا، کام پورا کیا، لیکن مزدوری ادا نہ کی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۰۸۹: (خیبر کی قیدیوں میں) حضرتہ صفیہؓ بھی تھیں جو نبی کریمؐ کو مل گئیں۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۹۹)۔

حدیث۲۰۹۰: میں نے حضور مکرمؐ سے عرض کیا کہ ہم قیدی عورتوں سے جماع کرتے ہیں لیکن عزل (باہر انزال) کرتے ہیں، کیوں کہ ہم ان کو بیچنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، "تم اس طرح کرو یا نہ کرو جس جان کا پیدا ہونا مقدر رہے وہ پیدا ہو کر رہے گی"۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث۲۰۹۱،۲۰۹۲: آنحضرتؐ نے مدبر (غلام) کو بیچا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث۲۰۹۳،۲۰۹۴: (لونڈی جو زنا کرے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۲۲،۲۰۲۳۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۰۹۵: خیبر فتح ہوا۔ آنحضرتؐ سے حضرتہ صفیہؓ کے متعلق بتایا گیا کہ وہ ایسی قیدی ہیں جو دراصل خوب صورت نئی نویلی دلہن ہیں اور ان کا شوہر اس جنگ میں مارا جا چکا ہے۔ چناں چہ آپؐ نے انھیں اپنی زوجیت میں لینے کا فیصلہ فرمایا۔ ایک چھوٹے دستر خوان پر حسیس تیار کروا کر ولیمہ کیا گیا۔ جب مدینہ کے لیے چلے تو اونٹ کے پاس آپؐ اپنا گھٹنا رکھ کر بیٹھے۔ حضرتہ صفیہؓ جو عبا میں لپٹی ہوئی تھیں حضور کے گھٹنے کا سہارا لیے سوار ہوئیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۸۹۹ اور ۲۰۸۹)۔

حدیث۲۰۹۶: فتح مکہ کے سال آنحضرتؐ نے شراب، مردار سور اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا۔ ایسی چربی جس سے لوگ کھالوں پر روغن چڑھاتے ہیں اور چراغ روشن کرتے ہیں اس کو بھی آپؐ نے حرام قرار دیا۔ اُس وقت حضورؐ نے یہود کو یاد بھی کیا اور ان کے لیے بد دعا فرمائی اور کہا کہ یہ لوگ چربی کو پگھلا کر بیچتے ہیں اور ان کی قیمت کھاتے ہیں۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۸۴،۲۰۸۵)۔

حدیث۲۰۹۷: رسول اللہ نے کتے کی قیمت لینے سے، زناکاری کی اجرت سے اور کاہن (نجومی) کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابومسعود انصاریؓ۔

حدیث۲۰۹۸: نبی اکرمؐ نے خون کی قیمت لینے اور لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔۔۔ گودنے والے اور گدوانے والے پر لعنت کی ہے۔۔۔ سود کھانے اور کھلانے والے پر بھی لعنت کی ہے۔۔۔ اس کے علاوہ مصور پر بھی لعنت فرمائی ہے۔ راوی: عون بن ابی جحیفہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۵۸)۔